International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:994 - 1005

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

علامہ وحید الدین خان کی "پیغمبر انقلاب" اور ڈاکٹر اسرار احمد کی "سیرت النبی ﷺ" کے اسالیب و مناہج کا تقابلی مطالعہ

A comparative study of the styles and approaches of Allama Wahid Uddin Khan's "Prophet of Revolution" and Dr. Israr Ahmed's "Sir-t-ul-Nabi"

Nosheena BiBi
M. Phil Scholar, Islamic Research Center BZU Multan,
anusharehman120@gmail.com
Nazia Parveen
M. Phil Scholar, Islamic Research Center BZU Multan,
gmstatbzu@gmail.com

Abstract

In the academic history of Muslims, the knowledge of hadith and biography are two such aspects that no other nation and no other religion in the world can compete with. In the first of these two sciences, every aspect of Prophet Muhammad's pure speech, good deeds and way of life has been preserved with such firmness and care that even non-Muslims paid tribute to this scholarly and research effort of Muhaddeen. has presented As far as biography is concerned, every possible and necessary aspect of the Prophet's life has been preserved in such a way that a living and dynamic personality is preserved. From his childhood to his death, no corner was left out. In this context, the history of Hijaz and Arabia, Arab tribes and their genealogies, Arab history and geography, Arab civilization and cultural traditions, political and cultural map, literary and poetic capital and their characteristics and vices, all are provided in detail. has been done Many biographers have rendered services in the field of biography, among these biographers are Maulana Wahid Uddin Khan and Dr. Israr Ahmed who have rendered many services in the field of biography. So, in this article, the biographical services of Maulana Wahid Uddin Khan and Dr. Israr Ahmad have been described. Maulana Wahid Uddin Khan used to describe every incident of Sirat from all aspects. In the same way, Dr. Asrar Ahmad tries to describe all the events of Sirat exclusively in the light of Quran.

Keywords: Prophet Muhammad ﷺ, Allama Wahid Uddin Khan's, Dr Israr Ahmed, Study, Siret, Approaches.

تعارف موضوع

سیرت نبوی ﷺ ایک ایمان افروز موضوع ہے جس پر کتابیں اور مضامین لکھنے کا سلسلہ ابتدائے اسلام سے جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا، سیرت کیا ہے؟ آپ ﷺ کے مرفودات عالیہ، روشن کردار، اعلی اخلاق، عظیم الشان حسن اور اس کی تکمیل کے لیے کی گئی ہے بے مثال جدوجہد کا تذکرہ، سیرت اللہ کے پیغام کا عملی پیغام ہے۔ جو محمد ﷺ نے انسانیت کے سامنے پیش کیا اور جس کے ذریعے آپ ﷺ نے انسان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں اور بندوں کی غلامی سے رہائی دلا کر اللہ وحد لاشریک کی غلامی میں لائے، آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں، آپ ﷺ نے صدیوں کی چھائی ہوئی تاریکی میں وحدت ربوبیت اور وحدت بشریت کا انقلابی اعلان فرمایا۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا قدرت اعلیٰ بھی ایک ہے، خبر دار کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ مگر تقوی کی بنیاد پر، آپ کی آمد سے پہلے انسانیت فساد عقیدہ اور فساد معاشرت کے اندھیروں میں ڈوبی ہوتی تھی، جنگ وجدل اور قتل وغارت عام تھی اور انسان درندوں کی طرح زندگی بسر گزرہے تھے۔ آپ کے پیغام سے زندگی کا نقشہ بدل گیا۔ صنم خانوں میں پڑے بت ٹوٹ گئے، بے حسی نے اپنی راہ لی، احساس نے نگرانی لی احساس زندہ ہوا اور انسانیت بیدار ہوئی، اس طرح بندگی اور شعور انسانیت سے بالکل نئے انسان اور نئے سماج نے جنم لیا، جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کے لئے آپ نے تئیس سال تک جدوجہد فرمائی، اس دوران آپ ﷺ کو کفارِ مکہ کی سختیوں اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا، مکہ سے مدینہ ہجرت پر مجبور ہونے منافقین اور یہود کی سازشوں کا مقابلہ کیا، سیرت طیبہ ان تمام مراحل اور ان میں پیش آنے والی مشکلات ومصائب اور ان میں آپ ﷺ کے صبر وثبات اور ثابت قدمی کا تذکرہ ہے۔

علامہ وحید الدین خان نے بہت ساری خدمات سرانجام دی ہیں، ان میں اہم ترین خدمت سیرت سے متعلق پیغمبر انقلاب کا لکھنا ہے۔ یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت آدم سے مسیح تک کے واقعات، نبوت محمدی کا کردار پیغمبر انقلاب، پیغمبر مکہ ہیں، ختم نبوت، آپ کا معجزہ قرآن، اصحاب رسول ان جیسے موضوعات پر قلم کشائی کی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد بنیادی طور پر مدرس ومفسر قرآن تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ بھی ان کا خاص موضوع تھا۔ سیرت پر انہوں سینکڑوں لیکچر دیے، جن میں سے بعض کتابی صورت میں بھی شائع ہو کر منظر عام پر آئے، جسے منہج انقلاب نبی ﷺ عظمت مصطفے ﷺ رسول کامل، نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت نبی ہمارے تعلق کی بنیادیں، یہ ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے آخری عوامی خطبات تھے اس کے بعد زندگی نے انھیں زیادہ مہلت نہیں دی۔ آخر 14 اپریل 2010 کو وفات پا گئے تھے۔ یہ خطبات سیرت مطہرہ کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب کی فکر کا نچوڑ ہے، اس مجموعہ میں جو خطبات شامل ہیں۔ جیسے کہ فلسفہ دین میں نبوت ورسالت کا مقام۔ آپ ﷺ پر نبوت ورسالت کی تکمیل حزب اللہ کی ساری کا بنوی طریق باطل سے

تصادم کے ابتدائی مراحل باطل سے تصادم کی تکمیلی مراحل ہیں۔ سیرت النبی ﷺ، سیرت طیبہ پر مفصل خطبات کا مجموعہ ہے۔ ان خطبات کو کیسٹ سے اتار کر ترتیب و تسوید کے مراحل سے گزار کر ہفت روزہ ندائے خلافت میں قسط وار شائع کیا اور اب کتابی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

پیغمبر انقلاب:

پیغمبر انقلاب، سیرتِ رسول ﷺ کے موضوع پر مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے لکھی ہوئی ایک اہم کتاب ہے۔ یہ کتاب 208 صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ الرسالہ نئی دہلی سے پہلی بار 1982ء میں شائع ہوئی۔ 1983ء میں پاکستان میں سرکاری سطح پر سیرتِ رسول ﷺ کا عالمی مقابلہ ہوا۔ اِس مقابلہ میں "پیغمبر انقلاب" کو اول انعام ملا۔ اس سلسلے میں 27 اگست 1984ء کو سفارت خانہ پاکستان (نئی دہلی) میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ اِس موقع پر سفر پاکستان ہمایوں خاں نے مولانا موصوف کو حکومت پاکستان کی طرف سے "سند امتیاز" عطا کیا۔ سفیر پاکستان نے دورانِ تقریب مولانا موصوف کی علمی اور دینی خدمات کا اعتراف کیا۔[1]

اس کتاب کے انگریزی انڈیشن (Muhammad The Prophet of Revolution) پر بھی پاکستان گورنمنٹ کی جانب سے مولانا موصوف کی خدمت میں 2000 ڈالر دیے گئے۔ اُس زمانے کے ہند و پاک کے سارے اخبارات میں اس کی خبر دیکھی جاسکتی ہے۔ دی ٹائمس آف انڈیا نے حسب ذیل انڈیا نے حسب ذیل سُرخی کے ساتھ اُس خبر شائع کیا تھا۔

Pakistan Award for an Indian Author By Aroon Sharma

An Indian author, Maulana Wahiduddin Khamn, has bagg the prestigious " Seerat Book Award" of Pkistan carrying cash 2000 US dollar and a citation. The aword is given year for a book in a frogeigner language (other then Urdu) on the life and times of Prophet Muhammadﷺ

The Mualana has won award for his book " Muhammad the Prophet of Revolution" published by the Islamic Center at Nizamuddin.

Al. Risala a well known books house.

Tbe Times of India, November 7, 1988, New Delhi.

12 مئی 1989ء کو نئی دہلی کے پاکستانی سفارت خانہ میں ایک خصوصی تقریب ہوئی۔ سفارت خانہ کے افسران کے علاوہ شہر کے لوگ بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ اِس موقع پر سفیر پاکستان نیاز اے نائیک نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مولانا موصوف کی مذکورہ کتاب کو پاکستان میں ہونے والے عالمی سیرت کے مقابلہ میں اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ مقابلہ عالمی سطح پر کیا گیا تھا اور انگریزی، فرانسیسی، جرمن،، اسپینی، ترکی، فارسی، وغیرہ زبانوں کی کئی

سو کتابیں ججوں کے سامنے پیش کی گئی تھیں۔ اُن میں سے جج صاحبان نے محمد دی پر افٹ آف ریو لیشن کو اول درجہ کتاب قرار دیا۔[2]

سیرت النبی ﷺ کا تعارف:

سیرت النبی ﷺ کتاب جو دراصل یہ ڈاکٹر صاحب کے لیکچر ہیں جن کو ایک کتاب کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک باب مکی دور کے نام سے دوسرا باب مدنی دور کے نام سے منصوب ہے۔ مکی دور کے تمام اہم واقعات کو قرآن کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسے معراج کے واقعے کو ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح مدنی دور کے تمام اہم مارکہ قرآن کی روشنی میں بیان کرتے ہیں جیسے کہ غزوہ بدر کو قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب۔

پیغمبر انقلاب از مولانا وحید الدین خان اور سیرت النبی ﷺ از ڈاکٹر اسرار احمد کا منہج و اسلوب:

اس ارٹیکل میں مولانا صاحب کے منہج و اسلوب کو بیان کرنے کے لیے "پیغمبر انقلاب ﷺ" کی روشنی میں درج ذیل بیان کئے گئے ہیں تا کہ مولانا صاحب کے منہج و اسلوب کی وضاحت کی گئی ہے۔

ایک نئی قوم بر پا کرنا:

رسول ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے کعبہ کی تعمیر کے وقت یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے بیٹے اسمعیل کی اولاد میں ایک نبی پیدا کر حضرت ابراہیم کی دعا اور رسول ﷺ کی پیدائش کے دوران تقریباً ڈھائی ہزار سال کا فاصلہ ہے اسی طرح حضرت زکریا نے اپنی اولاد میں ایک پیغمبر پیدا کیے جانے کی دعا کی تو ایک سال کے بعد حضرت یحیی پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم کی دعا کی قبولیت میں ڈھائی ہزار سال لگ گئے اس فرق کی وجہ کہ حضرت یحیی کو ایک وقتی کردار ادا کرنا تھا آپ اس لئے بھیجے گئے کہ یہود کے دینی بھرم کو کھولیں اور ان کے ہاتھوں قتل ہو کر یہ ثابت کریں کہ یہود اب اتنا بگڑ چکے ہیں کہ انہیں معزول کر کے دوسری قوم کو کتاب الٰہی کا حامل بنایا جائے اس کے بالمقابل پیغمبر انقلاب کے ذمہ شرک کو مغلوب کر کے توحید کو غالب فکر کی حیثیت دے دیں اس کام کو انجام دینے کیلئے ایک نئی صالح قوم اور اس کے مطابق حالات درکار تھے یہی وہ قوم اور حالات ہیں جن کو وجود میں لانے کیلئے ڈھائی ہزار سال لگ گئے۔[3]

اسلام کا آغاز اس وقت ہوا جب حضور ﷺ پر پہلی وحی اُتری اس وقت دنیا میں حضور ﷺ اکیلے مومن و مسلم تھے 622ء میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور وہاں پہلی اسلامی مملکت قائم کی مگر اس وقت یہ اسلامی مملکت چھوٹے سے شہر کے چھوٹے چھوٹے حصوں پر مشتمل تھی کیونکہ مدینہ کا زیادہ تر حصہ یہودیوں کے قبضہ میں تھا مگر اس کے گیارہ سال بعد جب

حضور ﷺ کی وفات ہوی تو اسلامی مملکت دس لاکھ مربع میل پر پھیل چکی تھی یہ شاندار کامیابی ایک انتہائی سادہ پروگرام کے ذریعہ سے حاصل ہوا۔

اندرونی طاقت:

اسلامی جدوجہد اصل حقیقت کے اعتبار سے ایک ذاتی جدوجہد ہے ایک بندہ مومن کو جو چیز متحرک کرتی ہے وہ تمام تر جذبہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کے ہاں نجات حاصل کر سکیں اسلام جب کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں جگہ حاصل کرتا ہے تو اس کی زندگی کا مقصد رب کی رحمت اور مغفرت حاصل کرنا ہوتا ہے وہ اپنے خیالات عقائد اخلاق اعمال اور زندگی کی تمام سرگرمیوں کو ایسے موڑ پر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کو آخرت میں خدا کی پکڑ سے بچا سکیں اندرونی طاقت اس بات کا نام ہے۔ انسان اپنے آپ کو نفسیاتی خواہشات سے سے آزاد کر کے اس بلند تر ذہنی سطح پر پہنچا دے جہاں اس کے فیصلوں میں دوسرے اعتبار کی کارفرمائی ختم ہو جائے ضد غصہ طمع نفرت جاہ طلبی ذاتی مفاد اور اس قسم کے دوسرے میلانات اور اقدامات کو متاثر کرنے کیلئے باقی نہ رہے۔[4]

خارجی نشانہ دعوت:

پیغمبر اسلام نے مکہ میں جو عملی جدوجہد جاری کی اس کی اہم بات یہ تھی کہ وہ خارجی دنیا کے خلاف رد عمل کے طور پر وجود میں نہیں آئی جیسے عام طور پر ہوتا ہے بلکہ خود اپنے مثبت فکر کے تحت وضع کی گئی تھی رسول ﷺ کی بعثت ہوئی تو اس وقت گرد و پیش وہ تمام حالات موجود تھے جو عام طور پر سیاسی معاشی اور سماجی تحریکوں کی بنیاد ہوا کرتے ہیں مگر رسول ﷺ نے ان میں سے کسی کو بھی دعوت کا عنوان نہیں بنایا بلکہ پرُامن جدوجہد شروع کر دی پیغمبر اسلام کی بعثت جس زمانے میں ہوئی آپ ﷺ کا وطن اس وقت کی سامراجی طاقتوں کی شکار گاہ بنا ہوا تھا خاص طور پر عرب کا وہ حصہ جو زیادہ زرخیز اور مالدار کی حیثیت رکھتا تھا۔ تمام تر اغیار کے ہاتھوں میں تھا جنوب میں یمن کا علاقہ ایران کے زیر اقتدار تھا اس کے اوپر روم کے ماتحت امرائے عرب کی حکومت قائم تھی اسی طرح جنوب میں یمن کا علاقہ ایران کے زیر اقتدار تھا رسول ﷺ کے زمانے میں جو ایرانی گورنر تھا اس کا نام بازان تھا عربوں کے ہاتھ میں حجاز تہامہ اور نجد کے علاقے تھے ان کے علاوہ کچھ چٹیل اور بیابان تھے جن میں کہیں کہیں کچھ زرخیز ٹکڑے نظر آتے تھے کسری نے جب رسول ﷺ کے مکتوب پھاڑے تو اس کا محرک سیاسی پس منظر تھا پیغمبر اسلام کی پیدائش کے سال مکہ پر ابرہہ کا حملہ بھی اسی استحصال تھا جو عرب کے جنوبی حصہ پر قابض تھا اسلام سے پہلے خانہ کعبہ عرب کا بہت بڑا بت خانہ تھا اس میں تمام قوموں اور قبیلوں کے بت رکھے ہوئے تھے اس طرح وہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کیلئے مقدس مقام بن گیا تمام لوگ مکہ آتے رہتے تا کہ اپنے بتوں کی زیارت کریں اور نزر چڑھائیں اس سے مکہ کی تجارت قائم تھی ابرہہ نے تجارتی مرکزیت کو اپنی طرف منتقل کرنا چاہا

یمن میں حبشی فوجوں کا سردار تھا اور حاکم حبشہ کے ماتحت تھا اس نے حبشی کو قتل کر دیا اور خود حاکم بن گیا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اس کو حاکم تسلیم کر لیا ابرہہ عیسائی تھا اس نے گرجا گھر تعمیر کیا تا کہ لوگ زیارت کرنے آنے لگیں اور تجارتی اہمیت صنعا کی طرف منتقل ہو جائے جب وہ لوگوں کو متوجہ کرنے میں ناکام ہوا تو اس نے ارادہ کیا مکہ کے کعبہ کو ڈھا کر ختم کر دے تا کہ لوگ مکہ کی بجائے صنعا کی طرف آنے پر مجبور ہو جائے وہ ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ حملہ آور ہوا تھا وہ ہاتھی والے کے نام سے مشہور ہوا عرب کی تاریخ میں یہ اتنا اہم واقعہ تھا کہ وہ جس راستے سے گزرا عربوں نے اس کا نام صراط الفیل رکھا جس چشمہ پر رکے اس کو عین الفیل اور جہاں سے شہر میں داخل ہوئے اس کو باب الفیل اور جس سال اس نے حملہ کیا اس کا نام عام الفیل پڑ گیا ان حالات میں قیادت کے معروف تصور کا تقاضا تھا کہ رسول ﷺ پڑوسی حکومتوں کی استعماری سیاست کے خلاف ایک جوابی سیاسی تحریک اٹھائے اور وطن کو بیرونی اثرات سے پاک کرنے کیلئے لوگوں کے جذبات بیدار کریں مگر رسول ﷺ نے اس قسم کی کوئی تحریک اٹھانے سے پرہیز کیا پیغمبر اسلام کی پوری زندگی ثابت کرتی ہے کہ آپ کے نزدیک اصل اہمیت دعوت کی تھی نبوت ملی اپ نے دوسری تمام باتوں کو چھوڑ کر ساری توجہ دعوت پر مرکوز کر دی آپ ﷺ نے اپنے خاندان سے فرمایا کہ مجھے خدا نے اپنی پیغام رسانی کیلئے مقرر کیا ہے تم لوگ میرا ساتھ دو آپ ﷺ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو کھانے پر مدعو کیا جب وہ کھانے سے فارغ ہو چکے تو آپ نے تقریر کی مگر کوئی آپ ﷺ کے ساتھ نا کھڑا ہوا بس چند گھر والوں نے ساتھ دیا باقی سب نے مخالفت کی بلکہ ابو جہل نے بر بھلا بھی کہا ہے۔[5]

سیرت النبی ﷺ از ڈاکٹر اسرار احمد کا منہج و اسلوب:

بعثتِ نبوی ﷺ سے ہجرتِ نبوی ﷺ تک:

ڈاکٹر اسرار صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں بعثت محمد ﷺ کیسے ہوئی اس کی وضاحت قرآن کی روشنی میں مختلف دلائل بیان کیے ہیں۔

بعثت محمدی:

نبی اکرم ﷺ کے مقصد بعثت کی امتیاز شان کے بیان میں جو الفاظ قرآن حکیم میں تین مقامات پر ورد ہوئے ہیں وہ یہ ہے:

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ

"اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں"[6]

اور یہ بات نہایت اہم ہے کہ یہ الفاظ نبی اکرم ﷺ کے ذکر میں قرآن مجید میں تین بار اس شان کے ساتھ وارد ہوئے ہیں کہ ان میں ایک شوشے کا بھی فرق نہیں ہے۔ پورے قرآن مجید میں یہ الفاظ کسی دوسرے نبی یا رسول کے لیے باز بھی استعمال نہیں ہوئے۔ ان الفاظِ مبارکہ پر امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی مشہور تصنیف کے حوالے دیتے

ہیں "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء: کا حوالہ دیتے ہوئے مقصد بعثت محمدی کو بیان کرتا ہے۔ ان الفاظ پر توجہ مرکوز کیجئے تو سب سے پہلی بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کو دو چیزیں دے کر بھیجا ہے کر گیا: ایک "الہدیٰ" اور دوسرے "دین حق"۔

"الہدیٰ"

ڈاکٹر صاحب "الہدیٰ" کو وسیع لغوی مفہوم پر رکھیے تب بھی بات غلط نہ ہوگی لیکن نظائر قرآنی کی مدد سے اس کے مراد کے تعین کی کوشش کے جائے تو وہ ہے "قرآن حکیم"۔ اس لیے کہ ہی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ،[7] هُدًى لِّلنَّاسِ[8] بھی۔ اسی کی شان میں یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں کہ وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ[9] اور یہ بھی کہ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا[10] اور وہی ہے کہ جسے جنوں کے ایک گروہ نے سنا فوراً نے سنا تو فوراً پکار اٹھے کہ يَهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ[11] مزید برآں سورہ الحدید کی آیت 25 میں "ارسال رسل" کے ضمن میں فرمایا:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيْزَانَ

"البتہ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ہمراہ ہم نے کتاب اور ترازوئے (عدل)"[12]

"دین الحق"

اس طرح دین الحق کو بھی خواہ ظاہری ترکیب اضافی پر محمول کر لیا جائے گویا اس کا ترجمہ کیا جائے "حق کا دین" خواہ اسے ترکیب توصیفی بشکل ترکیب اضافی مان کر ترجمہ کر لیا جائے، "سچا دین" معنی و مراد کے اعتبار سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا بہر صورت ایک ہی ہیں یعنی "اللہ کا دین" اس لیے کہ سچا دین سوائے اللہ کے اور کس کا ہو سکتا ہے اور ذات حق بھی ذات باری تعالیٰ سبحانہ تعالیٰ کے سوا اور کس کی ہے؟[13] ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی برحق[14] وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اور جان لیں گے بے شک اللہ ہی حق بیان کرنے والا ہے۔[15]

چناچہ قرآن حکیم کی ابتدائی سورتوں میں یہ لفظ کسی اضافی یا توصیفی ترکیب کے اپنی سادہ ترین صورت میں بدلے ار جزاء و سزا ہی کے معنی مین استعمال ہوا ہے، جیسے:

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ

"کیا آپ نے اس کو دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے"۔[16]

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ "نہیں نہیں بلکہ تم جزا کو نہیں مانتے"۔[17] فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ "پھر اس کے بعد آپ کو قیامت کے معاملہ میں کون جھٹلا سکتا ہے"۔[18]

پھر چونکہ بدلے اور جزا و سزا کے تصور لازماً مستلزم ہے کسی قانون اور ضابطے اور اس کی اطاعت و متابعت کے تصور کو، لہٰذا لفظ "دین" نے بھی جب اپنی جب اپنی اصل لغوی اساس سے اٹھ کر قرآنی اصطلاح کی صورت اختیار کی تو اس میں اولاً اطاعت کا مفہوم پیدا ہوا۔ چناں چہ قرآن حکیم میں دو مرتبہ "مخلصاً لہ الدین" اور ایک بار "مخلصاً لہ دینی" اور چھ مرتبہ مخلصین لہ الدین کے الفاظ اطاعت اور بندگی و فرنبرداری کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کے لینے ہی کی مفہوم میں آئے ہیں۔[19] گویا آنحضور ﷺ کے بیس سال سے زائد جدوجہد کے نتیجے میں جب عرب میں یہ صورت حال پیدا ہوگئی کہ اللہ ہی کو مطاع مطلق مان لیا گیا اور لوگ جوق در جوق اور گروہ در گروہ اس کے نظام اطاعت میں داخل ہوتے چلے گئے تو اسے قرآن مجید نے "دین اللہ" کے الفاظ سے تعبیر کیا۔[20]

وحی کا آغاز:

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ

"اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔"[21]

کوہِ صفا کی پکار:

اس کے بعد قلب محمد ﷺ پر حکم نازل ہوتا ہے:" فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ سو تو کھول کر سنا دے جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پروانہ کر۔"[22] اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کیا تدبیر اختیار فرمائی؟ جن ظروف واحوال میں آپ کام کر رہے تھے ان میں ابلاغ کا جو بھی ممکن طریقہ تھا اسے آپ نے اختیار فرمایا۔ اس دور میں رواج یہ تھا کہ اگر لوگوں کو جمع کر کے کوئی بات سنانی ہوتی یا کوئی اہم خبر دینی ہوتی تو کوئی شخص کسی بلند مقام پر کھڑے ہو کر نعرہ لگاتا تھا: "واصباحاہ" اس زمانے میں خبر کیا ہوتی تھی کہ فلاں قبیلہ تم پر حملہ کرنے والا ہے، ہوشیار ہو جاؤ، اپنا بچاؤ کر لو۔ وہاں یہ رواج بھی تھا کہ وہ شخص بلند مقام پر کھڑے ہو کر چیختا تھا، اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتا تھا اور مادر زاد برہنہ ہو جاتا تھا۔ جس تک آواز پہنچی ہو وہ بھی دیکھتے تو سہی کہ کوئی بات ہے جو یہ شخص ننگا ہو کر کھڑا ہو گیا ہے۔ اسے نذیر عریاں کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے بھی طریقہ وہی اختیار کیا لیکن اس میں جو چیز شرم وحیا کی منافی تھی اس کو نکال دیا۔ آپ ﷺ نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر نعرہ لگایا: واصباحاہ! لوگ جمع ہوئے کہ نہ جانے کیا بات ہے۔ آپ ﷺ نے دعوت پیش کی تو مجمع میں آپ ﷺ کا چچا ابولہب بو اٹھا: یعنی اسلام کی دعوت واشاعت کا راستہ روکنے کے لیے اس نے جتنا زور لگایا اس میں وہ ناکام ونامراد ہوا۔ یہ بات مستقل کی پیشن گوئی کے طور پر فرمائی گئی لیکن فوری طور پر اُس کے ہاتھ نہیں ٹوٹے تھے۔ اس وقت تو صورت

یہ تھی کہ دعوت عام کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ گویا ناکامیوں پر ناکامی! یہی وجہ ہے کہ مکی سورتوں میں آپ ﷺ کو بار بار صبر کی تلقین کی گئی ہے کہ اے نبی! صبر کیجئے، جھیلئے، ہمت جواب نہ دے، مایوسی اور ناامید پاس نہ پھٹکنے پائے۔[23]

واقعہ معراج:

سُبْحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیَاتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

"وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔"[24]

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ، اَفَتُمَارُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی، وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی، عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی، عِنْدَھَا جَنَّۃُ الْمَاْوٰی، اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی، مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی، لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی

جھوٹ نہیں کہا تھا جو دیکھا تھا۔ پھر جو کچھ اس نے دیکھا تم اس میں جھگڑتے ہو۔ اور اس نے اس کو ایک بار اور بھی دیکھا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ جس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب کہ اس سدرۃ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا (یعنی نور)۔ نہ تو نظر بہکی نہ حد سے بڑھی۔ بے شک اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔[25]

واقعہ معراج کی حقیقت واہمیت:

ڈاکٹر اسرار بیان کرتے ہیں، واقعہ معراج کا ذکر دو مقامات پر صراحت کے ساتھ آیا ہے۔ اس میں نہ کسی اشارے، کنائے، رمز یا ایماء کا انداز ہے اور نہ کوئی ابہام وایہام ہے، بلکہ صراحت کے ساتھ واضح الفاظ میں اس واقعے کا ذکر ہے۔ اس سفر مبارک کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ زمینی ہے یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، اور دوسرا حصہ آسمانی ہے یعنی مسجد اقصیٰ سے سدرہ المنتہیٰ تک۔ چناں چہ قرآن مجید میں دو مقامات پر اس واقعہ دونوں حصوں کو جدا جدا بیان کیا گیا ہے۔

اس سفر مبارک کا جو آسمانی حصہ ہے، اس کا ذکر سورۃ النجم میں ہے۔ اس واقعہ کا وقوع پذیر ہونے کی اطلاع خود قرآن سے ملتی ہے جو ہمارے لیے مرجع اول ہے۔ اس حوالے سے یہ بات جان لیجئے کہ چونکہ اس واقعہ کی بنیاد صرف احادیث ہی پر مبنی نہیں ہے بلکہ قرآن مجید میں بھی بصراحت اس کا ذکر ہے ،لہذا اس کا انکار کفر ہو گا، اگرچہ توجیہہ اور تاویل کے اعتبارات سے الفاظ قرآنی میں جس حد تک گنجائش ہو اس حد تک اگر کوئی اختلاف ہو تو اسے کفر نہیں سمجھا جائے گا۔

بیعت رضوان:

نبی اکرم ﷺ کی جانب سے اس سفارت کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب آنجناب رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضیلتوں میں سے ایک فضیلت ہے۔ بہر حال حضرت عثمان ابھی مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ باہر ہی ان کو اپنے چچازاد بھائی ابان بن سعد بن عاص مل گئے۔ گفت و شنید کا سلسلہ دو تین روز تک چلتا رہا، اگرچہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ قریش کسی صورت مصالحت پر آمادہ نہیں ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر جب نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے وہ بیعت لی جو کتب سیر میں "بیعت رضوان" کے مشہور و معروف ہے اور جس کا ذکر سورہ الفتح کی آیت 18 میں ہے:

لَّقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا

بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر اطمینان نازل کر دیا اور انہیں جلد ہی فتح دے دی۔[26]

خلاصہ بحث

مولانا وحید الدین خان کا کتاب لکھنے کا منہج کو دیکھا جائے تو اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مولانا صاحب نے جس واقعے کو بھی بیان کیا ہے اس واقعے کی پہلے ایک دو بنیادی باتوں کو کر کے موجودہ دور کے ساتھ منسلک کرتے ہیں اور اس واقعے کی تاریخی حقیقت کو بھی بیان کرتے ہیں، ساتھ ہی اس واقعے کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے ساتھ اس واقعے کے حقیقی مقصد کو بیان کرتے ہوئے پھر اس واقعے بعد کے اثرات کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح مولانا صاحب نے اس کتاب میں آپ ﷺ کی زندگی کے تمام تر واقعات کو بیان کیا ہے مگر تاریخی تناظر میں کیا ہے۔ تمام واقعات کو انتہائی مختصر انداز میں بیان کرتے ہیں، ساتھ ہی اس واقعات کی تفصیلی اثرات کو بیان کرتے ہوئے ساتھ ساتھ محرکات کو بھی بیان کرتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اسرار احمد کا انداز بیان مولانا صاحب سے مختلف ہے کیونکہ مولانا صاحب واقعے کو بیان کرتے ہیں اس کے ساتھ تفصیلی اسباب و محرکات بیان کرتے لیکن ساتھ قرآن کریم کی آیات کا حوالہ نہیں دیتے بہت ہی چند مقامات پر قرآن کریم کے حوالے دیے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے جو بھی واقعہ بھی بیان کیا ہے اس کے ساتھ ہے قرآن کریم کی آیت کو بیان کیا ہے۔ جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے، نبوت، وحی، معراج اور غزوات تمام واقعات کو قرآن کی روشنی میں اور ان واقعات کے مقاصد کو بھی بیان کرتے اور اثرات کو بھی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] وحید الدین خان، مولانا، علم و عرفان پبلیشرز غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، جولائی 2021ص،07

[2] شاہ عمران حسن، اوراق حیات، ص،35

[3] وحید الدین خان، مولانا، پیغمبر انقلاب، ص115

[4] وحید الدین خان، مولانا، پیغمبر انقلاب، ص123

[5] وحید الدین خان، مولانا، پیغمبر انقلاب، ص124

[6] القرآن، التوبہ، 33

[7] القرآن، البقرۃ، 2:2

[8] القرآن، البقرۃ، 185:2

[9] القرآن، البقرۃ، 185:2

[10] القرآن، الجن، 1:72

[11] القرآن، الجن، 6:72

[12] القرآن، الحدید، 25:57

[13] القرآن، الحج، 6:22

[14] اسرار احمد، ڈاکٹر، سیرت النبی ﷺ، بک فیئر پبلیشر، س،ن، 6

[15] القرآن، النور، 25:24

[16] القرآن، الماعون، 01:107

[17] القرآن، الانفطار، 09:82

[18] القرآن، التین، 07:95

[19] اسرار احمد، ڈاکٹر، سیرت النبی ﷺ، ص، 8

[20] اسرار احمد، ڈاکٹر، سیرت النبی ﷺ، ص، 9

[21] القرآن، التوبہ، 33:9

[22] القرآن، الحجر، 94:15

[23] اسرار احمد، ڈاکٹر، سیرت النبی ﷺ، ص، 51

[24] القرآن، الاسرا، 1:17

[25] القرآن، النجم 53، 11-18

[26] القرآن، الفتح، 18:48